

# رونے والے مینٹے لگے

پرانے زمانے کی بات ہے، کسی گاؤں میں ایک ہؤڑھی عورت رہتی تھی۔ اُس کا ایک ہی بیٹا تھا امجد۔ امجد فوج میں بھرتی ہوکر بہت دؤر چلا گیا تھا۔ بُڑھیا کو اپنا بیٹا بہت یاد آتا تھا۔

ایک دن بُڑھیا کو امجد کا خط ملا۔ بُڑھیا لکھنا پڑھنا نہیں جانتی تھی۔ وہ خط لے کر اپنے مکان کے سامنے بیٹھ گئی۔ وہ انتظار کر رہی تھی کہ کوئی راستے سے گزرے اور اُسے خط پڑھ کر سُنا دے۔

تھوڑی دیر میں ایک فوجی اُدھر سے گزرا۔ بُڑھیانے اُسے روکا اور اس سے خط بڑھنے کو کہا۔ فوجی

نے خط ہاتھ میں لیا اور اسے دیر تک دیکھنا رہا۔ اچانک اُس کی آنکھوں میں آنسؤ آگئے۔ وہ بُڑھیا کے پاس بیٹھ کر رونے لگا۔ بُڑھیا گھبرا گئی۔ اُسے لگا کہ خط میں امجد کے بارے میں ضرور کوئی بُری خبر ہے۔ وہ بھی زور زور سے رونے لگی۔







ا تنے میں ایک پھیری والے کا گز رأس طرف سے ہوا۔ اُن دونوں کو روتا ہوا دیکھ کراُس نے اپنے کا پچ کے برتنوں کی ٹوکری زمین پررکھی اورخود بھی دونوں کے ساتھ بیٹھ کررونے لگا۔ کچھ دریے بعد ایک اور شخص اُدھر سے گزرا۔ وہ ان تینوں کوروتا دیکھ کر بہت حیران ہوا۔اس نے یو چھا،''ارے! کیا ہو گیا،تم لوگ رو کیوں رہے ہو؟"

اُنھوں نے کچھ جواپنہیں دیا۔اُس شخص نے زور سے کہا،'' کچھ بتاؤ گے بھی کہ بوں ہی روتے رہو گے؟'' سب سے پہلے پھیری والے نے اپنے آنسؤ یو تخھے اور کہنا شروع کیا، '' ایک سال پہلے کی بات ہے، میں اپنے برتن بیچنے کے لیے نکلا۔ راستے میں ٹھوکر لگی۔ میری ٹوکری زمین پر آرہی اور سارے برتن ٹوٹ گئے۔ مجھے فوراً نئے برتن

خریدنے تھے۔ اُنھیں چے کر اپنے نقصان کی بھریائی کرنی تھی۔اس لیے رونے کا موقع نہیں مل سکا تھا۔ آج ذرا فرصت ہے۔ ان دونوں کو روتا ہوا دیکھا تو سوچا، آج میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ کررولؤں۔''



وہ تخص بُڑھیا کی طرف مُتوجّبہ ہوا۔ بُڑھیانے اپنی کہانی سُنائی ،''میرے بیٹے کا خط آیا تھا۔ میں نے اِس فوجی کو اُسے پڑھنے کے لیے دیا۔ یہ فوجی خط پڑھ کر رونے لگا۔ میں سمجھ گئی کہ خط میں ضرور کوئی بُری خبر ہے۔ میں بھی

اب اُس شخص نے فوجی سے یو حیما،'' کیوں بھائی!اس خط میں ایسی کون سی بُری خبر ہے؟'' فوجی نے رونا بند کیا اور بولا،'' سیج تو یہ ہے کہ میں نے بجین میں پڑھائی پر توجَّہ نہیں دی تھی۔اس لیے کوشش کے باجود میں اس خط کونہ پڑھ سکا۔ میں پڑھائی نہ کریانے کے تم میں رور ہا ہوں۔''



# She Charles

#### رونے والے مہننے لگے

ال شخص نے کہا۔'' مجھے بتاؤوہ خط کہاں ہے؟''

بُوصیانے خط اُس کے حوالے کیا۔ اُس شخص نے خط کو پڑھا اور ہنس کر بولا ،'' امّاں! تم خواہ مخواہ رور ہی ہو۔ اس

خط میں لکھا ہے کہ تمھارا بیٹا امجد اگلے مہینے چھٹی لے کرآ رہاہے۔'

یہ خوش خبری سن کر بڑھیا ،

نے رونا بند کیا اور زور زور سے بننے

لگی۔فوجی اور پھیری والابھی اِن دونوں

کے ساتھ ہنسی میں شریک ہوگئے۔

مشق

يڑھيے اور جھيے:

خط : چشمی

انتظار کرنا : راه دیکینا

كافئ : شيشه

نقصان : گھاٹا

بهریائی کرنا (محاوره) : کمی کو پورا کرنا

فرصت ہونا : كوئى كام نہ ہونا

مُتوجّبه ہونا : کسی طرف دھیان دینا

THE STATE OF THE S

دورياس

رُجِّه : دهيان الم

. و ط

خواه نخواه : بلاوجبه

خوش خبری : انجھی خبر

#### II سوچي اور بتايئے:

1۔ بُوھیا خط لے کر مکان کے سامنے کیوں بیٹھ گئی؟

2۔ ایک شخص کیا دیکھ کر جیران رہ گیا؟

3۔ کھیری والے نے اپنے رونے کی کیا وجہ بتائی؟

4۔ فوجی کیوں رور ہاتھا؟

5۔ آخر میں سب کیوں میننے گئے؟

## III خالی جگہیں بھریے:

1 - كسى گا وَل مِين ايك بوڙهي .....رہتي تھي۔

2۔ اچانک اُس کی .....میں آنسوآ گئے۔

3۔ اُس نے اپنے کا پنج کے برتنوں کی .....زمین پررکھی۔

4۔ تمھارا بیٹاامجدا گلے مہینے ..... لے کرآ رہا ہے۔

### IV کس نے کہا:

- 1۔ '' ارے! کیا ہوگیا،تم لوگ روکیوں رہے ہو؟''
- 2۔ '' آج ذرا فرصت ہے۔ان دونوں کوروتا ہوا دیکھا تو سوچا،آج میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر رولوں۔''

(عورت/عورتيس/لركبال)

( آئھ/ آئھیں/ آئھوں )

(ٹوکر ہاں/ٹوکری/ٹوکر ہے)

(چھتی/چھٹیاں/چھٹیوں)

- 3- "میں نے اِس فوجی کو پڑھنے کے لیے دیا۔"
- 4۔ " میں پڑھائی نہ کر پانے کے غم میں رور ہا ہوں۔"

42



#### رونے والے منننے لگے

۷ ایک دن <u>بُڑھیا</u> کوامجد کا ایک خط ملا۔ وہ خط لے کراپنے مکان کے سامنے بیٹھ گئی۔ اوپر کے جملوں میں بُڑھیا 'اسم' (Noun) ہے اور وہ ضمیر' (Pronoun)۔ 'اِسم' کی جگہ بولے جانے والے لفظ کو ضمیر' کہتے ہیں۔

- الله عنے دیے گئے جملوں میں جولفظ ضمیر کے طور پر آئے ہیں، انھیں کھیے:
  - 1- میرے بیٹے کا خط آیا تھا۔
  - 2- وه شخص بره هیا کی طرف متوجه ہوا۔
    - 3- تم خواه مخواه رور ہی ہو۔
  - 4۔ میں نے فوجی کواسے پڑھنے کے لیے دیا۔
    - 5۔ تمھارا بیٹا اگلے مہینے گھر آ رہا ہے۔

VI بلندآ واز سے پڑھیے اور خوش خط کھیے:

خواه نخواه	نقصان فرصت	خوش حبری	فو جی	انتظار
		.,		



